

القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوات نبوی میں مال غیمت اور عمال الدین پادری کے نقطہ نظر کا تنقیدی جائزہ (143)

## غزواتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مال غیمت اور عمال الدین پادری کے نقطہ نظر کا تنقیدی جائزہ

محمد اقبال آصف\*

محمد اقبال خان\*\*

ایم طارق محمود\*\*\*

In this article, the pope Ammaad-ud-Din's introduction and his views on "Holy Wars & Maal-e-Ghaneemat" is critically analyzed. In this, wars before arrival of Islam, permission to get Maal-e-Ghaneemat to previous prophets, forbidding to attack to soldiers of Islam, forbidding to hurdle the ways and forbidding from robbing to soldiers of Islam are discussed in brief manner. In Short, in this article pope Ammaad-ud-Din's Views about Holy Prophet's (P.B.U.H), revolutionary steps to defend the Muslims and to spread Islam are also presented in realistic manner.

### احوال و آثار:

عمال الدین پادری کے بزرگ ہنسی شہر کے باشندے تھے ان کی تفصیل یہ ہے کہ شہر ہنسی میں جو بارہ قطب تھے ان میں سے ایک قطب شیخ جمال الدین تھے ان کے بیٹے شیخ جلال الدین تھے ان کے بیٹے شیخ فتح محمد تھے ان کے بیٹے مولوی محمد سردار تھے ان کے بیٹے مولوی محمد فاضل تھے۔ ان کے بیٹے مولوی محمد سراج الدین تھے۔ عمال الدین پادری اور اس کے بین بھائی سراج الدین کی اولاد تھے۔

شاہ جہاں کے عہد میں اس کے بزرگوں کو قدرے عروج تھا مرہٹوں کے دور میں بھی املاک اکے قبضہ میں رہی لیکن اس کے دادا مولوی محمد فاضل کے دور میں انگریز سرکار نے ان کی تمام املاک کو ضبط کر لیا اور ان کا

گزارو قات تعییم پر ہی آٹھرا۔ (۱)

\* پی انج ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

\*\* پی انج ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

\*\*\* پی انج ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

### القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوہ نبوی میں مال ثیمت اور عاد الدین پادری کے نقطہ نظر کا تقيیدی جائزہ (144)

یہ لوگ پانی پتی مشہور ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے دادا مولوی محمد فاضل نے تباہی املاک کے بعد شہر ہائی سے اٹھ کر شہر پانی پت میں رہائش اختیار کی پانی پت کا شہر شریف لوگوں کا شہر تھا بڑے متشرع مسلمان قدیم سے اس شہر میں آباد چلے آرہے تھے کسی زمانہ میں بڑے فاضل اور مشائخ مذہب اسلام اس شہر میں رہتے تھے عربی اور فارسی کتابوں کے بڑے بڑے کتب خانے ان کے پاس موجود تھے۔ (۲)

علام محمد خان افغان جو ایک امیر کبیر آدمی تھا وہ اس شہر کے ایک بڑے رئیس تھے انہوں نے اس کے جد بزرگوار کو اپنی رفاقت میں رکھ لیا ان کی علمیت کی وجہ سے وہ ان کی بہت تعظیم و تکریم کرتا تھا اور ان کی ہر طرح کی معاوضت کرتا تھا۔

اس کے دادا مولوی محمد فاضل نے اپنی زندگی اسی شہر میں علام محمد خان کے ساتھ اچھی عزت و حرمت سے دین اسلام کی پیروی میں بسر کی اس کے بعد اس کے والد مولوی سراج الدین جو اسی شہر میں سکونت پذیر ہے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی شریعت محمدی کی پیروی میں عبادت و ریاضت میں گزاری علام محمد خان افغان کی اولاد ان کی اسی طرح تعظیم و تکریم کرتی رہی۔ مولوی سراج الدین بڑی عمر کے ہو گئے تھے مگر ان کے اوقات عبادت میں ہرگز فرق نہ آیا اور انہوں نے اپنی ساری زندگی مذہب اسلام کی پیروی میں عبادت و ریاضت میں صرف کی۔ (۳)

#### تذکرہ برادران:

وہ چار حقیقی بھائی تھے اس کا چھوٹا بھائی معین الدین 1865ء میں فوت ہو گیا تھا اس کے سب سے بڑے بھائی مولوی کریم الدین تھے جو کہ اس زمانہ میں بہت بڑے مصنف اور فخر خاندان تھے۔ مدارس حلقة لاہور کے ڈپٹی انسپکٹر بھی تھے انہوں نے عربی، فارسی اور اردو زبان میں بہت سی کتابیں لکھی تھیں ان کا مذہب اسلام تھا۔

ان کے چھوٹے بھائی منشی خیر الدین تھے جو کہ پہلے لدھیانہ اور ہوشیار پور کے مدارس کے وزیر تھے۔ اس کے بعد وہ پانی پت میں اپنے باپ کی خدمت میں رہنے لگے۔ وہ بھی بہت سمجھدار اور بے تعصّب آدمی تھے ان کا مذہب بھی اسلام تھا۔ (۴)

#### تعلیم و تربیت:

ان سے چھوٹا عاد الدین تھا وہ پندرہ سال کی عمر میں اپنے خویش واقارب کو چھوڑ کر علم حاصل کرنے کیلئے

القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ نبوی میں مال نیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقيیدی جائزہ (145)

اکبر آباد میں گیا تھا وہاں پر اس کے بھائی مولوی کریم الدین گورنمنٹ کالج میں مدرس اول اردو کے تھے۔ اس نے ان کی خدمت میں رہ کر کافی عرصہ تعلیم حاصل کی عادالدین کے مطابق ان ایام طالب علمی میں جب اسے فرصت ملتی تو نقراء اور علماء کی خدمت میں جا کر دین کا علم حاصل کرتا تھا۔ مسجدوں میں اور مولویوں کے گھروں بھی جا کر فرقہ، تفسیر، حدیث، ادب، منطق اور فلسفہ وغیرہ سیکھا کرتا تھا۔ (۵)

### عیسائیوں کی صحبت:

کالج کے زمانہ میں جب وہ طالب علم تھا اور اس نے علوم دینیہ حاصل نہیں کیے تھے ان ایام میں کئی عیسائیوں کی صحبت کے سبب دینِ محمدی پر شک کرنے لگا اور اعتراض کرنے لگا۔ لیکن اس وقت کے مسلمانوں نے اس کے اعتراضات کا جواب دیکر اسے اس خیال سے کنارہ کش کرنے کی کوشش کی اس کے بعد اس کے دوست مولوی صدر علی ڈپلائی انسپکٹر مدارس جلپور جوان ایام میں کالج کے اندر تھے اور اس وقت تک صدر علی مسلمان تھا بعد میں وہ عیسائی ہو گیا تھا صدر علی نے اس کے دل کے شکوہ معلوم کر کے بڑا فسوس کیا اور اسے کہا کہ تو گمراہ ہو گیا ہے ابھی تک تو نے دینِ اسلام کی کتابیں تو پڑھی نہیں عیسائیوں نے تجھے گمراہ کر دیا ہے۔ صدر علی نے کہا کہ ایسے خیالات دل سے نکال دے اور دینِ اسلام کی کتابیں غور سے پڑھنے کے بعد کیجھ کہ کون حق پر ہے چنانچہ یہ صدر علی اسے اپنے استاد مولوی عبدالحکیم کے پاس لے گیا مولوی عبدالحکیم دینِ اسلام کے بڑے فاضل اور واعظ تھے مولوی عبدالحکیم نے اس کے اعتراضات کے مدلل جوابات دیے اور قرآن پاک کی کئی آیتیں پڑھ کر سنائیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی اظہار کیا لیکن چونکہ وہ دل سے عیسائی نہ ہب قبول کر پکا تھا اس لیے اس پر مولوی عبدالحکیم کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ (۶)

### درس و تدریس:

بظاہر وہ مسلمان تھا اور مسلمانوں کی طرح پانچ وقت کی نماز پڑھتا تھا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اسی وجہ سے ڈاکٹر وزیر خان و مولوی محمد مظہر اور دیگر بزرگوں نے اسے اکبر آباد کی بادشاہی جامع مسجد میں پادری فنڈر کے مقابلہ میں قرآن و حدیث کا وعظ کرنے کیلئے مقرر کر دیا تین برس تک وعظ کرتا رہا تھا تفسیریں اور احادیث وغیرہ سنتا سنا تارہا۔

### دینِ اسلام پر شک:

عادالدین کے مطابق قرآن کی یہ آیت اس کے دل میں کاثنا سا چھا کرتی تھی۔

القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوہ نبوی میں مال ثیمت اور عاد الدین پادری کے نقطہ نظر کا تقيیدی جائزہ (۱۴۶)

وان منکم الا واردها كان على ربك حتماً مقتضايا (۷)

یعنی ہر بشر ضرور ایک دفعہ دوزخ میں جایگا خدا کے اوپر فرض ہے کہ سب کو ایک دفعہ

دوزخ میں ضرور لے جائے بعد اس کے جس کو چاہے بخشنے (سورۃ مریم آیت: ۱۷)

عما الدین کے مطابق اس آیت کے معنی میں علماء محمد یہ بڑے جیران تھے اور طرح طرح کی تاویلیں کرتے تھے علاوہ ازیں شفاقت کے باب میں کوئی آیت قرآن میں ایسی نہیں جس سے کسی طرح کی امید مسلمان لوگ دل میں رکھ سکیں۔ عما الدین لکھتا ہے

”جب اس معاملہ میں سوچتا تھا تو بڑی جرأتی ہوتی تھی بعض تو کہتے تھے کہ محمدؐ شفاقت کرادیں گے اور اس کی دلیل مسلمانوں کے پاس کوئی نہیں کیونکہ قرآن میں نہیں لکھا کہ محمدؐ تمہارے شفیع ہیں۔ ہاں علامہ جلال الدین سیوطی نے ایک رسالہ اس بارے میں لکھا ہے اور اس دعویٰ کا شوت احادیث سے اس رسالہ میں دیا ہے اس رسالہ کو پڑھ کر کچھ تسلی اپنے دل کو دیتا“۔ (۸)

### ابتداء میں اسلام کے متعلق نظریات:

عما الدین جانتا تھا کہ مذہب اسلام دنیا کے تمام مذاہب سے بہت اچھا اور برق ہے لیکن دنیاوی اغراض نے اسے عیسائیت قبول کرنے پر مائل کیا اس کے اپنے الفاظ اور ذیل ہیں۔

”پہلے یہ جانتا تھا کہ دین محمدی سارے جہاں کے دینوں سے اچھا ہے کیونکہ دین عیسائی کو مولوی رحمت اللہ اور وزیر خان وغیرہ نے اپنے زعم میں باطل ثابت کر دیا تھا اور وہ بڑا مباحثہ جو پادری فنڈر سے علماء محمد یہ نے آگرہ میں کیا تھا میں بھی اس میں موجود تھا اور کتاب استفسار و ازالۃ الا وہام اور اعجاز عیسیوی جو کہ دین عیسائی کے رد میں محمد یوں نے لکھے ہیں بنظر سرسری پڑھ چکا تھا اس لیے دین عیسائی کو باطل سمجھتا تھا بلکہ ہمیشہ اپنے وعظ میں اپنے شاگردوں کو اس دین (دین عیسائی) کے نقصان و دھلایا کرتا تھا چنانچہ ایک دفعہ اکبر آباد کی جامع مسجد میں جب میں وعظ کرتا تھا ڈاکٹر ہنڈریس انسپکٹر مدارس حلقة میرٹھ اور مسٹر فالن انسپکٹر مدارس بہادر معہ مولوی کریم الدین صاحب کے وعظ سننے کے لیے مسجد میں آئے اس وقت میں دین عیسائی کی مذمت میں مسلمانوں کو سارا ہاتھا اور ایسا تعصب میرے اندر تھا کہ میں نے ان حاکموں کے سامنے بھی اپنے آپ کو نہ روکا غرض کہ دین عیسائی کا میں بڑا مخالف تھا“۔ (۹)

القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوہ نبوی میں مال ثیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقيیدی جائزہ (147)

### لاہور میں عیسائیت کی تعلیم و تربیت:

اس کے بعد وہ لاہور آگیا لاہور میں مسٹر میگن تاش ہیڈ ماسٹر نارمل سکول لاہور کی خدمت میں رہنے لگا وہ دین عیسائی کا پیر و کار تھا وہ ایک دیندار اور فاضل تھا وہ میگن تاش سے عیسائی مذہب کی تعلیمات حاصل کرنے لگا جب وہ مسٹر میگن تاش کی خدمت میں تعلیم حاصل کر رہا تھا تو اس وقت جبلپور سے صدر علی کے عیسائی ہونے کی خبر آئی اسکے بعد اس نے انجیل و توریت مانوائی اور میگن تاش سے کہا کہ مہربانی فرمائ کر مجھے انجیل سمجھا کر پڑھا دیں میگن تاش نے بڑی خوشی سے اس کو انجیل پڑھانی شروع کر دی۔ متی کے ساتھیں باب تک جب اس نے پڑھا تو وہ دین اسلام سے اور بھی پھر گیا اور دین اسلام پر زیادہ شک کرنے لگا۔ (۱۰)

### عیسائیت کا قبول کرنا:

اس کے بعد وہ امر تسریگیا وہاں قسیس رابرٹ کلارک کے ہاتھ سے چرج مشن میں پہنسہ لیا اس کی خدمت میں جا کر اصطبلاغ لینے کا بڑا سبب یہ ہوا کہ تمام پادریوں سے پہلے کلارک نے بذریعہ خط کے دین عیسائی کا پیغام اس کے پاس لاہور میں بھج دیا تھا اس لیے اس نے اس کے ہاتھ سے اصطبلاغ لینا مناسب سمجھا وہ اس کی دینداری اور سرگرمی سے بھی بہت خوش ہوا اس کے بعد اس نے ایک کتاب تحقیق الایمان لکھی۔ (۱۱)

### پادری فورمن اور پادری گرو داس سے عیسائیت کی تعلیم و تربیت:

اس کے بعد وہ لاہور میں رہنے لگا وہاں وہ پادری فورمن اور پادری گرو داس سے ملا اور ان دونوں سے دین عیسائی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ اس نے فورمن اور پادری گرو داس سے عیسائیت کی اہم تعلیم حاصل کی تھی اگر جاگہ میں جا کر ان کی صحبت سے فیضیاب ہوتا تھا اس کے علاوہ اس نے پادری نیوٹن سے بھی دین عیسائی کا کافی فیض حاصل کیا تھا اور بہت سی مشکلات دینی ان سے حل کروائے تھے۔ (۱۲)

### رشته داروں کی ناراضی:

اس کے عیسائی ہونے پر اس کے تمام رشته دار اس کے بھائی اور اس کے والد اس کے غلاف ہو گئے تھے انہوں نے اس سے اپنے تعلقات ختم کر لیے تھے البتہ کچھ عرصہ بعد اس کی بیوی اس کے پائچ میٹے اور چار بیٹیاں اس کی کوشش سے عیسائی بن گئے تھے۔

### تصانیف:

اس کے بعد اس نے عیسائیت کی تبلیغ اور فروغ کیلئے کچھ کتابیں لکھیں جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

## القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ نبوی میں مال ثیمت اور عواد الدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (148)

۱۔	تحقیق الایمان	ہدایت اسلامیں
۲۔	نغمہ طنبوری	حقیقی عرفان
۳۔	تاریخ محمدی	تعییم محمدی
۴۔	آثار قیامت	اتفاقی مباحثہ
۵۔	واقعات عمادیہ (۱۳)	تفسیر مکاشفات

### احادیث پر عواد الدین کی تقدیم:

اس کے بعد وہ احادیث کے بارے میں تقدیم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اہل اسلام نے پہلی اور دوسری صدی میں حدیثیں بنائیں کہ مسیحی طرف منسوب کیں تھیں جن کو محدثین نے موضوع اور باطل سمجھ کر احادیث سے خارج کر دیا اور کئی کتابیں موضوعات کی آج تک پائی جاتی ہیں بلکہ کئی فرقوں کے لوگ ان موضوعات پر آج تک عمل بھی کر رہے ہیں۔

عماد الدین احادیث پر تقدیم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ان احادیث سے ہم یہ بات معلوم کرتے ہیں۔ کہ ان مصنفوں نے تین قسم کی باتیں بیان کیں۔

اول تو اور نبیاء کے فصوص اور آنحضرت کے فضائل اور ان کے حالات اور ان کے اقرباء کے بیانات۔ ان بیانات میں بعض بیانات درست بھی معلوم ہوتے ہیں۔ اور بعض بیان کا یقین شہوت رسالت محمدیہ پر موقوف ہے جب تک ان کی رسالت ثابت نہ ہو ان کے آسمانی اور غیری بیانات جو سلف کی نسبت ہیں مقبول نہیں ہو سکتے۔

اس سے آگے عماد الدین قرآن و حدیث پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

”ان محدثوں نے محمد صاحب کی تعلیم پر جو قرآن میں ہے حدیثوں سے حاشیہ بندی اور تفسیر کی ہے اور جو جو مضامین محمد صاحب سے قرآن مجید میں فروغ نہیں ہوئے تھے یا واضح کر کے بیان نہ ہو سکے تھے حدیثوں کی چیزیں لگا کر درست فرمائے ہیں اور اپنے گمان میں مضامین قرآن کو واضح کیا ہے۔“ (۱۲)

### قرآن پر عواد الدین کی تقدیم:

اس کے بعد عواد الدین قرآن پر تقدیم کرتے ہوئے قرآن کے متعلق لکھتا ہے

### القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوہ نبوی میں مال نیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تنقیدی جائزہ (۱۴۹)

”قرآن کا یہ حال ہے کہ ایک قرآن تو زید بن ثابت نے جمع کیا اور ایک سابق میں خلیفہ ابو بکر نے جن کو خلیفہ عثمان نے جلا دیا اور متفرق اوراق جو بیشتر اس قرآن کے جاری تھے اور منسوب آنحضرت بھی تھے ان کے لکھنے والے اصحاب ہی تھے بلکہ خلیفہ ابو بکر جیسا معتبر ان کا جامع تھا وہ سب جلانے کئے اور شیعہ لوگ لڑتے ہی رہ گئے کہ ہمارے علی کی تعریف کی آیات نہ کا لو بلکہ آج تک سورۃ احزاب کے پورا نہ ہونے کے قائل ہیں اور دوستان المذاہب میں لکھا ہے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ بہت سی سورتیں قرآن میں لکھی نہیں گئیں۔“ (۱۵)

#### **آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجذوب پر تنقید:**

تحقیق الایمان کے پہلے باب میں عادالدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچ مجذوب کا ذکر کرتا ہے پہلے اس نے ایک ایک مجذوب میان کیا ہے پھر ہر مجذوب کے آخر میں اس مجذوب کا انکار کر دیا ہے معراج کے مجذوب کے بارے میں عادالدین لکھتا ہے۔

”بہر حال یہ مجذوب نہیں ہو سکتا اس لیے کہ یہ خواب و خیال ہے اور کسی کے سامنے ظہور میں نہیں آیا،“ (۱۶)

#### **آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئیوں پر عادالدین کی تنقید:**

اس کے بعد اس سے اگلی فصل میں عادالدین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ پیشین گوئیوں کا ذکر کیا ہے پہلی پیشین گوئی قرآن کی سورۃ بنی اسرائیل میں ہے آن یا تو بمثل ۔۔۔۔۔ یعنی قرآن کی نسبت کبھی کوئی عبارت نہ بنائیں گے۔

عادالدین کے مطابق درج بالا قرآن کی پیش گوئی مسیلمہ کذاب پر صادق ثابت نہیں ہوتی۔

اسی طرح وہ ایک ایک پیشین گوئی لکھتا ہے اور ہر پیشین گوئی کے آخر میں اس کی تردید کرتا ہے چوتھی پیشین گوئی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ میں فتح خانہ داخلے کی پیش گوئی کی تردید میں عادالدین لکھتا ہے کہ

”آنحضرت نے اپنی فراست اور عقل سے کام لیکر یہ بتایا تھا اور اس میں ان شاء اللہ کی

قدیمی ہے اس لیے یہ آنحضرت کی پیشین گوئی نہیں ہے،“ (۱۷)

اس کے آگے عادالدین لکھتا ہے کہ کسی نبی نے آنحضرت کی آمد کی خبر نہیں دی اور تنہیں خبریں جو توریت اور انجلی سے نکال کر جو مولوی رحمت اللہ نے ازلۃ الاوہام میں بیان کی ہیں اس کے معنی مولوی صاحب نہیں سمجھے۔

القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوہ نبوی میں مال قیامت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (۱۵۰)

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر تقدیم:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے بارے میں عادالدین کہتا ہے کہ آنحضرت کی تعلیم خراب تھی اچھی باتیں توریت اور نجیل سے چوری ہو کر قرآن میں درج ہوئی ہیں ساری محمدی تعلیم جسمانی اور مجازی تھی روحانی نہیں تھی۔ (۱۸)

### قیامت کے بارے میں عادالدین کے نظریات:

عادالدین کی ایک اور تصنیف آثار قیامت ہے اس میں وہ لکھتا ہے کہ اس نے اپنے پیاروں کو قیامت کیلئے تیار کرنے کیلئے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ وہ غفلت میں نہ رہیں وہ قیامت کے بارے میں ثبوت انہیاء سابقین کی کتب سے لکھتا ہے۔

حضرت داؤد کی کتاب زبور باب ۱۷ آیت ۱۵ میں ہے

”میں جب جا گوں گا تو تیرا دیدار حاصل کروں گا“ (۱۹)

یعنی قیامت کے دن جب دوسرے مردوں کے ساتھ اٹھوں گا تو اللہ تعالیٰ کا دیدار کروں گا۔ اور یسوع یا پیغمبر کی کتاب کے باب نمبر ۲۲ اور آیت ۱۵ میں ہے۔

”تیرے مردے جی اٹھیں گے میری لاش سمیت وہ اٹھ کھڑے ہوں گے،“ (۲۰)

عادالدین کہتا ہے کہ سیدنا مسیح نے بھی اپنی تعلیم میں قیامت کا بار بار ذکر کیا ہے اور پوتوں رسول بھی یقین دلاتے ہیں کہ قیامت ضرور آئے گی مردے جی اٹھیں گے۔

اس کے آگے عادالدین اپنی تصنیف آثار قیامت میں لکھتا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی اس بات کیلئے وہ پہلی دلیل یہ دیتا ہے کہ قدرت کے سامنے سب کچھ محال ہے یعنی مردوں کا زندہ کرنا وغیرہ۔

دوسری دلیل گیہوں کے دانے کی دیتا ہے کہ جب وہ زمین میں مر جاتا ہے تو بہت کھل لاتا ہے۔ تیسرا دلیل یہ دیتا ہے کہ جس طرح سیدنا مسیح نے بعض مردوں کو زندہ کر دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی دوبارہ زندہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

### قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کے قدرت و جلال کا تذکرہ:

عادالدین اپنی تصنیف آثار قیامت کے آخر میں لکھتا ہے کہ قیامت کے دن تمام قویں پریشان ہو کر چھاتی پیشیں گی اس دن خدا کا بیٹا حضرت عیسیٰ بری قدرت اور جلال کے ساتھ ظاہر ہوں گے عیسائیوں میں

القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوات نبوی میں مالغیت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (۱۵۱)

اڑنے کی طاقت آجائے گی اور سب عیسائی ہوں ایسے ہوتے ہوئے مسح کا استقبال کریں گے۔ (۲۱)

عadal الدین کی ایک تصنیف واقعات عادیہ ہے اس میں اس نے اپنے اور اپنے بزرگوں کے مختصر حالات زندگی بیان کیے ہیں اور اسی واقعات عادیہ میں اس نے اپنے عیسائی ہونے کے واقعات بیان کیے ہیں عادالدین کی ایک اور تصنیف تواریخ محمدی ہے اس میں اس نے آنحضرتؐ کے حالات زندگی لکھے ہیں اور ہر جگہ پر طنز و تقدیم کی ہے۔

#### وفات:

عadal الدین نے 1866ء میں اپنی سوانح عمری ”واقعات عادیہ“ کے نام سے لکھی تھی اور وہ 1900ء میں فوت ہوا تھا۔ (۲۲)

#### غزوت نبوی اور مال غنیمت کے متعلق عادالدین کے نظریات کا جائزہ:

عادالدین پادری نے جہاں سیرت النبیؐ پر بہت سے بے بنیاد اعتراضات کیے ہیں۔ وہاں اس نے آنحضرتؐ کے ہر غزوہ اور سریہ کو لوٹ مار قرار دیا ہے۔ عادالدین پادری ”تواریخ محمدی“ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کے بارے میں ”رہن“ جیسے غیر مہذب الفاظ استعمال کرتا ہے۔ غزوہ بواط کے متعلق عادالدین پادری کے خیالات کے مطابق محمدؐ اپنے چالیس سا تھیوں کے ہمراہ سو آدمیوں کے قافلے اور پچیس سو شتروں کو لوٹنے کے لئے گئے تھے جس کی وجہ سے یہ غزوہ رونما ہوا۔ الغرض اسی طرح وہ دیگر غزوتوں و سرایا کے متعلق بھی طعن و تشنج کرتا ہے۔

#### قبل از اسلام عرب میں جنگ اور لوٹ مار:

سب سے پہلے اس بات کا مختصر جائزہ لیا جائے گا کہ قبل از اسلام عرب میں جنگیں کیے ہوتی تھیں ان جنگوں کا مقصد کیا ہوتا تھا ان جنگوں میں لوٹ مار کیسے کی جاتی تھی تاکہ مدنی دور کے غزوتوں سے ان جنگوں کا موازنہ کیا جاسکے۔

عرب ایک ویران ملک تھا وہاں کسی قوم کی پیداوار نہیں ہوتی تھی۔ جو لوگوں کے معاش کا ذریعہ ہو لوگ ان پڑھا اور جاہل تھے۔ قدرتی سامان صرف بھیڑ بکریاں اور اونٹ تھے لوگ ان کا دودھ پیتا اور ان کا گوشت کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ بھیڑ بکریوں کی اون سے کمبل بنائے جاتے تھے لیکن یہ جانشیدا بھی ہر شخص کو میسر نہ تھی اگر کسی کو میسر تھی تو اس سے ان کی ضرورت پوری نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے اہل عرب کو لوٹ مار کر ناپُر تھی اہل عرب

## القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوات نبوی میں مال غیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (۱۵۲)

کی معاش کا سب سے بڑا ذریعہ غارت اگری قرار پایا۔

چونکہ لوٹ میں زیادہ تر بکریاں ہاتھ آتی تھیں بکری کو عربی میں غنم کہتے ہیں اس لئے لوٹ کے مال کو عربی میں غیمت کہنے لگے پھر یہ لفظ اتنا عام ہوا کہ قیصر و کسری کا تاج و تخت لٹ کر آتا تو اس نام سے پکارا گیا۔

ضرورت معاشر کی وجہ سے عرب کے تمام قبائل ایک دوسرے پر ڈاکہ ڈالتے اور لوٹ مار کرتے تھے اسی وجہ سے تمام عرب میں لوٹ مار اور جنگ عام ہو گئی ان جنگوں میں کسی قبیلہ کا کوئی فرد قتل ہو جاتا تو لڑائی کئی سالوں تک بلکہ صدیوں تک جاری رہتی اور اس جنگ میں فریقین کے کئی لوگ کام آتے تھے۔ صرف جج کے زمانے میں مذہبی خیال سے چار مہینے لڑائیاں بنہ ہو جاتی تھیں۔ لیکن مسلسل تین ماہ تک معاشر کا محظلہ رہنا ان کو بہت گران گزرتا تھا اس لئے انہوں نے ایک نئی رسم بنالی کہ حسب ضرورت ان مہینوں کو دوسرے مہینوں میں تبدیل کر لیتے تھے۔ وہ حرم کو صفر اور صفر کو حرم کر دیا کرتے تھے تاکہ پہ در پہ تین مہینے تک لڑائی سے محروم نہ ہو جائیں۔ (۲۳)

ان لڑائیوں کی اصل وجہ لوٹ مار تھا۔ جوان کا ذریعہ معاشر تھا اس لئے اہل عرب کو سب سے محبوب چیز مال غیمت تھا لوگ لوٹ مار کے مال کو سب سے زیادہ حلال و طیب سمجھتے تھے لوگوں کے دل و دماغ میں یہ عقیدہ اتنا پختہ ہو گیا کہ اسلام کے بعد ایک عرصہ تک قائم رہا جس طرح پیغمبر اسلام نے ممنوعات شرعیہ کو بتدریج حرام اور ممنوع کیا غیمت کے متعلق احکامات بھی بتدریج اور آہستہ آہستہ دیے۔

مثال کے طور پر لوگوں کو اس وقت شراب سے بہت زیادہ رغبت تھی اللہ تعالیٰ نے شراب کی ممانعت کے احکامات بتدریج اور آہستہ آہستہ نازل فرمائے تاکہ لوگ اسلام کو بوجہ نہ سمجھیں جوں جوں مسلمانوں کے دل میں اسلام کی محبت راخن ہوتی گئی اسی طرح شارع نے ممنوعات شرعیہ کو بتدریج حرام اور ممنوع قرار دیا۔

اسی طرح مال غیمت کی جو محبت لوگوں کے دلوں میں راخن ہو گئی تھی مال غیمت کو ممنوع قرار دینے کیلئے ایک عرصہ کی ضرورت تھی کیونکہ یہ نہایت ضروری تھا کہ مسلمانوں کے دل میں پہلے اسلام کی محبت راخن ہو جائے اور مال غیمت سے مسلمانوں کو آہستہ آہستہ روکا جائے کیونکہ جو رسم ایک دو سال کی نہیں یعنی ٹروں سالوں سے آرہی تھی اور وہ جائز سمجھی جاتی تھی اس رسم کو ختم کرنے کیلئے ایک عرصہ درکار ہوتا ہے۔

### سابقہ انبیاء کو مال غیمت کے حصول کی اجازت:

یہاں سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ صرف پیغمبر اسلام نے غزوات میں مال غیمت کے حصول کی اجازت دی تھی یا سابقہ انبیاء کو بھی مال غیمت اور لوٹ مار کی اجازت تھی۔ الہامی کتب میں سابقہ

القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوات نبوی میں مال غیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (153)

انبیاء کے مال غیمت کے حصول کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ جن میں سے صرف چند ایک کا یہاں تذکرہ کیا جائے گا۔

### مثال نمبر 1:

کتاب استثناء باب 20 آیت 10 تا 14 میں ہے کہ

”جب تو کسی شہر سے جنگ کرنے کو اس کے نزدیک پہنچ تو پہلے اسے صلح کا پیغام دینا اگر وہ تجھ کو صلح کا جواب دے تو وہاں کے سب باشندے تیرے با جگوار بن کر تیری خدمت کریں اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے لڑنا چاہے تو ان کا محاصرہ کرنا اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کر دے تو وہاں کے ہر مرد کو توار سے قتل کر ڈالنے لیکن عورتوں اور بال بچوں اور چوپا یوں اور اس شہر کے سب مال اور لوٹ کو اپنے لیے رکھ لینا اور تو اپنے دشمنوں کی اس لوٹ کو جو خداوند تیرے خدا نے تھے دی ہو کھانا“۔ (۲۲)

ان آیات بالا میں حضرت موسیٰ کوئنہ صرف قتل و غارت کی اجازت دی گئی ہے بلکہ اس شہر کی عورتیں، بال بچوں اور چوپاؤں کے حصول کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔ نہ صرف یہ کہ بلکہ دشمنوں کے اس شہر سے جو بھی لوٹ کا مال ملا اس کے کھانے کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔ عادالدین پادری جو آنحضرتؐ کے تمام غزوات اور سرایا کو لوٹ مار کے نام سے یاد کرتا ہے میں اس سے پوچھتا ہوں کہ آیا کہ ہماقہ پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے لوٹ مار کی اجازت نہ دی تھی پیغمبر اسلام نے یہ کوئی نیا کام نہیں کیا۔

### مثال نمبر 2:

کتاب گنتی باب 31 آیت 7 تا 10 میں ہے کہ

”اور جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا اس کے مطابق انہوں نے مدینیوں سے جنگ کی اور سب مردوں کو قتل کر دیا اور انہوں نے ان مقتولوں کے سوا عذری اور رقم اور صور اور حور اور ذبح کو جو مدینا کے پانچ بادشاہ تھے جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام کو بھی توار سے قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدینا کی عورتوں اور ان کے بچوں کو اسیر کیا اور ان کے چوپائے اور بھیڑ کریاں اور مال و اسباب سب کچھ لوٹ لیا اور ان کی سکونت گاہوں کے سب شہروں کو جن میں وہ رہتے تھے اور ان کی سب چھاؤنیوں کو آگ سے

القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوات نبوی میں مال ثیمت اور عاد الدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیم جائزہ (۱۵۴)

(۲۵) پھونک دیا،

درج بالا آیات میں حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مدیانیوں سے جنگ کی اور ان کے تمام مردوں کو قتل کر دیا اس کے علاوہ مدیان کے پانچ بادشاہوں اور بعور کے بیٹے کو بھی قتل کیا اس کے بعد بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا ان کے چوپائے اور بھیڑ بکریاں اور مال و اسباب سب کچھ لوٹ لیا۔ ان تمام احکامات کی حضرت موسیٰ کو اجازت کس نے دی تھی یہ سب کچھ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ درج بالا آیات میں حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مدیان کے تمام مردوں پانچ بادشاہوں اور بعور کے بیٹے کو قتل کیا اور اس شہر کی تمام عورتوں بچوں اور چوپاؤں اور تمام مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ ان تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رضا تھی۔ دشمنان اسلام پیغمبر اسلام کے تمام غزوات و سرایا کو کیوں لوٹ مار قرار دیتے ہیں۔

### مجاہدین اسلام کو حملہ کی ممانعت:

اسلام کی تبلیغ کیلئے جو سرایا بھیجے جاتے تھے ان کی حفاظت کیلئے کچھ فوج بھی ان کے ساتھ پہنچی جاتی تھی جماہدین کو اس بات کی وضاحت کر دی جاتی تھی کہ آپ کا مقصد اسلام کی تبلیغ ہے لہرائی بھڑائی نہیں چنانچہ ابن سعد اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

بعثة إِلَى بني جزيمه داعياً إِلَى الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَعُثْهُ مَقَاتِلَا (۲۶)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد کو بنی جزیم کی طرف پہنچا دعوت اسلام کیلئے نہ کوڑنے کیلئے۔

علامہ طبری اس موقع پر لکھتے ہیں۔

قد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث فيما حول مکہ

السرایا تدعوَّالی الله عزوجل لم يا مرهم بقتال (۲۷)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کے اطراف میں سرایا بھیجیں دعوت اسلام کیلئے اور ان کو لہرائی کا حکم نہیں دیا۔ اس کے باوجود حضرت خالد نے توار سے کام لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ خبر سنی تو آپ کھڑے ہو گئے اور قبلہ رو ہو کر کہا۔ اے خدا خالد نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے بری ہوں۔ تین دفعہ یہ الفاظ فرمائے پھر حضرت علیؑ کو بھیجا۔ جنہوں نے ایک ایک بچہ کا یہاں تک کہ توں کا خون بہا دا کیا اور اس پر مزید رقم دی واقع بالخلاف الفاظ حدیث کی کتابوں میں بھی مذکور ہے۔ (۲۸)

القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ نبوی میں مال نیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقيیدی جائزہ (155)

صحیح بخاری میں یہ واقعہ ان الفاظ میں درج ہے۔

عبد الله بن عمر رضي الله عنهمما قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن وليد الى بنى جزيمه فدعاهم الى الاسلام فلم يحسنوا ان يقولوا اسلمنا فجعلو يقولون صباء نافجعل خالد يقتل منهم ويا سر ودفع على كل رجل منا اسيره حتى اذا كان يوم امر خالد ان يقتل كل رجل منا اسيره حتى قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم فذكرناه فدفع النبي صلى الله عليه وسلم يده وقال اللهم انى ابراء اليك مما صنع خالد مرتين (۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جزیمہ کی طرف بھیجا تو خالد نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے اسلمنا کہنا اچھا نہ جانا بلکہ صبا ناصبا کہنے لگے جس پر خالد نے انہیں اور بعض کو قید کر کے ہم میں سے ہر ایک کو ایک قیدی دے دیا پھر ایک روز خالد نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو مارڈا لے لیکن میں نے کہا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو ہرگز نہ ماروں گا اور نہ کوئی میرا ساتھی اپنے قیدی کو مارے گا پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ قصہ بیان کیا گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمایا ”اے اللہ میں خالد کے فعل سے بری ہوں یہ دو مرتبہ فرمایا۔

10۔ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی او تین سوروں کے ساتھ میں بھیجا تو آپ نے فرمایا:

فاذ انزلت بساحتهم فلا تقاتلهم حتى يقاتلوك (۳۰)

جب تم وہاں پہنچ جاؤ جب تک تم پر کوئی حملہ نہ کرے تم نہ لڑنا۔

درج بالا واقعات اور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صحابہ کرامؐ کو اسلام کی تبلیغ کے لیے بھیجتے تھے تو ان کی حفاظت کے لئے کچھ مجاہدین بھی ان کے ساتھ بھیجے جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صحابہ کرامؐ کو روادہ کرتے تھے تو ان کو نصیحت فرماتے تھے کہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیئی ہے ان سے لڑنا بھڑنا نہیں ہے لیکن اگر کوئی ان پر حملہ کر دے تب مجاہدین کو اپنی حفاظت کے لیے ان سے جہاد کی اجازت تھی۔ طبقات ابن سعد میں ابن سعد لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بنی حزیمہ کی طرف دعوت اسلام کے لئے بھیجا تھا نہ کہ ان سے لڑنے کیلئے علامہ طبری تاریخ طبری میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کے اطراف میں سریا دعوت اسلام کے لئے بھیجا اور ان کو اپنی کا حکم نہیں دیا۔

## القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ نبوی میں مال غیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (۱۵۶)

بخاری شریف کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو توار سے کام لینے کی اجازت نہیں دی تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمایا تھا کہ اے اللہ میں خالد کے اس فعل سے بری ہوں۔

### مجاہدین اسلام کو راستہ روک کر جہاد کرنے کی ممانعت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجاہدین اسلام کو راستہ روک کر لئے سے ممانعت کی تھی کیونکہ اگر کوئی لڑنا نہیں چاہتا جا گنا چاہتا ہے تو بھاگ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اعلان فرمایا تھا کہ جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گایا اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھا رہے گا اس کو امان دی جائے گی اور جو کوئی خانہ کعبہ میں پناہ لے گا اس کو پناہ ہے۔ ابو داؤد میں حضرت معاذ بن انس سے روایت ہے۔

غزوت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذاو کذا فضیق الناس

المنازل وقطعو الطريق فبعث النبي صلی اللہ علیہ وسلم منادی ينادي

فی الناس ان من ضيق منزلا وقطع طریقا فلا جهادله . (۳۱)

میں فلاں غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا لوگوں نے دوسروں کے پڑاؤ پر ان کو تنگ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا جس نے منادی کی جو دوسروں کو گھروں میں تنگ کر کے گایا لوٹے مارے گا اس کا جہاد قبول نہیں۔

ابوداؤد میں ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ لوگ ادھراً ہر نہ پھیل جایا کریں تو لوگ اس طرح سٹ کر پڑاؤ ڈالتے تھے کہ ایک چار دن ان دی جاتی تو سب اس کے نیچے آ جاتے۔ (۳۲)

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مال غیمت سے رغبت کم کرنے کی کوشش:

مال غیمت سے لوگوں کو اس طرح دلی لگا دھا کر لڑائی کا سبب بھی یہی ہوتا تھا اس کی اصلاح کیلئے تدریج سے کام لینا پڑا جا بلیت میں غیمت محبوب ترین چیز تھی۔ اسلام میں بھی ایک مدت تک اس کو ثواب سمجھتے تھے۔ جس طرح اسلام نے بعض دوسری چیزوں کی ممانعت تدریجیاً کی تھی اسی طرح مال غیمت کی ممانعت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تدریجیاً کی تاکہ جب اسلام کی محبت مسلمانوں کے دل میں راسخ ہو جائے تو اسکی ممانعت تدریجیاً کی جائے آنحضرت نے مال غیمت کی ممانعت تدریجیاً کی ابو داؤد میں ہے ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا۔

## القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ نبوی میں مال ثیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (۱۵۷)

رجل یرید جہاد افی سبیل اللہ وہو یستغی عرض من عرض الدنيا فقال

النبي صلی اللہ علیہ وسلم لا اجرله فاعظم ذلك الناس وقالوا اللر جل

عدل رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلعلك لم تفهمه (۳۳)

ایک شخص خدا کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہے۔ لیکن کچھ دنیاوی فائدہ بھی چاہتا ہے آپ نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہیں ملے گا۔ یہ لوگوں کو بہت عجیب معلوم ہوا اور لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ پھر جا کر پوچھو غالباً تم نے آنحضرتؐ کا مطلب نہیں سمجھا بار بار لوگوں نے دریافت کرنے کیلئے بھیجا لوگوں کو یقین نہیں آتا تھا کہ آنحضرتؐ نے ایسا فرمایا ہو گا بالآخر جب آپؐ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا کہ (لا اجر له،) یعنی اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا تب لوگوں کو یقین آیا۔

ایک دفعہ آنحضرتؐ نے چند صحابہؐ و ایک قبیلہ کے مقابلہ کیلئے بھیجا اس میں سے ایک صحابی آگے نکلے قبیلہ والے روتے ہوئے اس صحابی کے پاس آئے اس صحابی نے کہا کہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبُوْلُ تَمَہارِي جان نج جائے گی لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور حملہ سے بچ گئے اس پرستیوں نے ان کی ملامت کی تم نے ہم لوگوں کو ثیمت سے محروم کر دیا ہے۔

سنابی داؤد میں یہ واقعہ ان لفاظ میں درج ہے۔

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْحَمْصِيُّ وَمُؤْمِلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَانِيُّ وَعَلَى بْنِ

سَهْلِ الرَّمْلِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمَصْفِيِّ قَالُوا نَاهِيُّ لِيَدِنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ

حَسَانَ الْكَنَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ

أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوُهُ أَلِيْ قَوْلُهُ جُوارُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّهُ

قَالَ فِيهِ مَا قَبْلَ أَنْ تَكَلَّمَ أَحَدًا قَالَ عَلَى بْنَ سَهْلٍ فِيهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ وَقَالَ

عَلَى وَابْنِ الْمَصْفِيِّ قَالَ بَعْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُرِّيَةِ

فَلَمَّا بَلَغْتَا الْمَغَارَ اسْتَحْشَطَ فَرْسِيُّ نَسْبَقْتُ اصْحَابِيَّ وَتَلَقَّانِي الْحَيِّ

بِالرَّنْيَنِ فَقَلَّتْ لَهُمْ قَوْلُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَحْرِزُ وَ افْقَالُوهَا فَلَا مِنِي اصْحَابِيَّ

فَقَالُوا أَحْرَمْنَا الْغَنِيمَةَ فَلَمَّا قَدِمُوا أَعْلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْبَرُوهُ بِالذِّي مَنَعَتْ فَدْعَانِي فَحَسِنَ لِي مَانَعْتَ وَقَالَ مَا إِنَّ اللَّهَ

## القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ بنوی میں مال غیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (158)

قد کتب لك من كل انسان منهم کذا قال عبد الرحمن فانا نسيت  
 الشواب ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انى ساكتب لك  
 بالوصاة بعدى قال فعل وختم عليه ودفعه الى وقال اثم ذكر معناهم  
 وقال ابن المصفى قال سمعت الحارث بن مسلم بن الحارث التميمي  
 يحدث عن ابيه. (٣٢)

عمرو بن عثمان اور مول بن فضل اور علی بن سہل اور محمد بن مصطفی، ولید، عبد الرحمن، مسلم  
 بن حارث، حارث بن مسلم تمیمی سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر زری مگر اتنا زیادہ  
 ہے اس روایت میں کہ نماز مغرب اور صبح کے بعد یہ دعا پڑھے کسی سے بات کرنے سے  
 پہلے اور اسی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک شکر کے ٹکڑے  
 میں روانہ کیا جب ہم اس موضع پر پہنچے جس کے لوٹنے کے لئے گئے تھے تو میں نے  
 اپنے گھوڑے کو تیز کیا اور سب ساتھیوں سے آگے ہو گیا، موضع والوں نے چلانا شروع  
 کر دیا میں نے ان سے کہا کہ تم لا الہ الا لله کہ تو پیچ جاؤ گے۔ انہوں نے لا الہ الا  
 لله کہا میرے ساتھی مجھ پر خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ تم نے ہم کو غیمت سے محروم کیا۔  
 جب وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ سے بیان کیا  
 جو کام میں نے کیا تھا آپ نے مجھے ملا بھیجا اور میری تعریف کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
 تھے ہر آدمی کے بد لے میں جو اس موضع میں تھا اتنا اتنا ثواب دیا ہے، عبد الرحمن نے کہا  
 میں بھول گیا اس ثواب کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا پھر فرمایا آپ نے  
 میں تیرے لیے ایک وصیت نامہ لکھ دیتا ہوں آپ نے اس کو لکھا اور اس پر مہر کی اور  
 مجھے دے دیا۔

درج بالا حدیث سے پتہ چلتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجاهدین کو نصیحت کی تھی کہ حملہ کرتے وقت سمت کر حملہ کیا کریں اور گھر میں آرام سے بیٹھنے ہوئے لوگوں پر حملہ نہ کریں اور نہ ہی گھروں میں جا کر مال غیمت حاصل کریں اس کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اعلان کروایا تھا کہ جو شخص لوگوں کو گھروں میں تنگ کرے گا یا لوٹ مار کرے گا۔

اس کا جہاد قول نبیں ہو گا درج بالا حدیث واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف ان لوگوں

### القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ نبوی میں مال غیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (159)

سے جہاد کرنے کی اجازت دی تھی جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان کروایا تھا کہ جوڑائی میں حصہ نہیں لینا چاہتا ان کو کچھ نہ کہا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا اتنا اثر ہوا کہ اس کے بعد لوگ اس طرح پڑاوڑاتے تھے کہ ایک چار تاں دی جاتی تھی اور سب اس کے نیچے آجاتے تھے تاکہ کوئی بھاگنا چاہتا ہے تو بھاگ جائے۔

درج بالا احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجاہدین اسلام کو مال غیمت کے حصول سے روکنے کی پوری کوشش کی تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح الفاظ میں مجاہدین اسلام کو بتایا تھا کہ جو شخص جہاد کرتا ہے اور کچھ دنیاوی فائدہ بھی چاہتا ہے تو اس کو جہاد کا کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غیمت کی ممانعت تدریجیاً کی تھی جس طرح شراب کی ممانعت تدریجیاً ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غیمت کے حصول کی ممانعت تدریجیاً اس لئے کہ پہلے مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی محبت رائج ہو جائے اسی طرح دوسری حدیث کے مطابق کہ جب ایک صحابی نے لوگوں کو کہا کہ مسلمان ہو جاؤ تو تمہاری جان بچ جائے گی تو ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور جملہ سے بچ گئے اس پر ان کے ساتھی ان سے ناراض ہوئے کہ ہمیں آپ نے مال غیمت سے محروم کر دیا ہے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو سلی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو ایک ایک آدمی چھوڑنے کے بد لے میں بہت زیادہ ثواب ملے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو مال غیمت کے حصول سے روکنے کی کوشش کی تھی۔

### مال غیمت کا حصول جہاد کے ثواب کو کم کر دیتا ہے:

آنحضرت نے تدریجیاً مال غیمت کی اصلاح کی آنحضرت نے موقع بہ موقع اس مسئلہ کو زیادہ وضاحت سے بیان فرمایا تھا ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا کہ کوئی شخص غیمت کیلئے کوئی نام کیلئے، کوئی اظہار شجاعت کیلئے جہاد کرتا ہے کس کا جہاد خدا کی راہ میں سمجھا جائیگا آنحضرت نے فرمایا:

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الى النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال الرجل يقاتل للغنم والرجل يُقاتل للذکر والرجل يُقاتل ليりٰ مكانه فمن في سبيل الله قال من قتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله. (۳۵)

حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر

### القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ نبوی میں مال غیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (۱۶۰)

عرض کی کوئی غیمت کے لیے لڑتا ہے اور کوئی ناموری کے لیے جہاد کرتا ہے اور کوئی شخص ذاتی بہادری کے لیے لڑتا ہے تو فی سبیل اللہ مجاهد کون ہے آپؐ نے فرمایا وہ شخص جو محض اس کے لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو ہی مجاهد فی سبیل اللہ ہے۔

بالآخر آپؐ نے یہ فرمادیا کہ گوجہ کسی نیت سے کیا جائے لیکن اگر مجاهد مال غیمت قبول کرتا ہے تو وہ تھائی ثواب کم ہو جاتا ہے پورا ثواب اسی وقت ملتا ہے جب غیمت کو مطلق ہاتھ نہ لگائے۔ صحیح مسلم میں آپؐ کا فرمان ان الفاظ میں مذکور ہے۔

ما من غازية تغزو فى سبیل اللہ فیصیبون الغنیمة الا تجعلوا ثلثی  
اجرهم من الآخرة ويقى لهم الثالث وان لم يصيروا غنیمة ثم لهم  
اجرهم . (۳۶)

جو غازی خدا کی راہ میں لڑتا ہے اور مال غیمت لیتا ہے وہ آخرت کے ثواب کا دو ثلث  
یہیں لیتا ہے اور آخرت میں اس کا حصہ صرف ایک تھائی رہ جاتا ہے اگر غیمت مطلق نہ  
لے تو اس کو آخرت میں پورا اجر ملے گا۔

درج بالا حدیث سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجاهدین کو مال غیمت کے حصول سے تدریجیاً و کا تھا جوں جوں صحابہ کرام کے دل میں اسلام کی محبت راست ہوتی گئی اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو مال غیمت کے حصول سے روکا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس کا جہاد خدا کی راہ میں مقبول ہے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کا جہاد مقبول ہو گا جو اس لیے لڑتا ہے کہ خدا کا بول بالا ہو لیکن اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو یہ بھی بتایا کہ گوجہ داد جس نیت سے بھی کیا جائے اگر مجاهد مال غیمت لیتا ہے تو اس کا دو تھائی ثواب کم ہو جائے گا جہاد کا پورا ثواب صرف اسی کو ملے گا جو مال غیمت کو بالکل ہاتھ نہیں لگائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجاهدین اسلام کو مال غیمت کے حصول سے روکنے کی کوشش کی ہے اور نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجاهدین کو لوٹنے کی ترغیب دی ہے۔

#### **لوٹ مار کی ممانعت:**

آنحضرتؐ نے مال غیمت کو تدریجیاً منوع قرار دیا آپؐ نے پہلے مال غیمت کے متعلق فرمایا کہ جو مال غیمت وصول کرے گا اس کا دو تھائی ثواب کم ہو جائیگا۔ کچھ عرصہ بعد آپؐ نے مال غیمت کوختی سے منوع قرار

### القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ نبوی میں مال غیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (161)

دیا اور بالکل اس طریقہ کروک دیا۔ ابو داؤد میں ایک انصاری سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم لوگ ایک ہم پر گئے نہایت تنگ حالی اور مصیبت پیش آئی۔ اتفاق سے بکریوں کا ریڈ نظر آیا۔ سب ٹوٹ پڑے اور بکریاں لوٹ لیں آنحضرت گو خبر ہوئی آپؐ موقع پر تشریف لائے تو گوشت پک رہا تھا اور ہانڈیاں ابال کھاری ہی تھیں۔ آپؐ کے ہاتھ میں کمان تھی آپؐ نے اس سے ہانڈیاں الٹ دیں اور سارا گوشت خاک میں مل گیا پھر فرمایا ”لوٹ کا مال مردار گوشت کے برابر ہے۔“

سنن ابی داؤد میں یہ واقعہ ان الفاظ میں درج ہے:

حَدَّثَنَا هَنَدُ بْنُ السَّرِيْنَ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي أَبْنَى كَلِيبَ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاصَابَ النَّاسُ حَاجَةً شَدِيدَةً وَجَهَدُ فَاصَابُوا  
غَنِمًا فَانْتَهَيْوْهَا فَانْقَدَرْنَا لِتَغْلِيَ اذْجَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَمْشِي عَلَى قَوْسِهِ فَكَفَأْقَدَرْنَا بِقَوْسِهِ ثُمَّ جَعَلَ يَرْمِلَ اللَّحْمَ بِالْتَّرَابِ ثُمَّ  
قَالَ إِنَّ النَّهْيَةَ لِيَسْتَ بِالْحَالِ مِنَ الْمَيْتَةِ وَإِنَّ الْمَيْتَةَ لِيَسْتَ بِالْحَالِ مِنَ  
نَهْيَةٍ.

ہناد بن سری ابو الاحوص، عاصم بن کلیب، ان کے والد ایک انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک سفر میں لوگوں کو اس سفر میں بڑی احتیاج اور تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) پھر کچھ بکریاں ملیں ہر ایک شخص نے جو پایا لوٹ لیا (اور تقسیم نہ کیا) تو گوشت ہماری دیگوں میں ابل رہا تھا اتنے میں آپؐ آئے اپنی کمان ٹکستے ہوئے اور آپؐ نے اپنی کمان سے ہماری ہانڈیوں کو الٹ دیا اور بوڑیوں کو مٹی میں تھیڑنا شروع کر دیا اور فرمایا لوٹ کا مال مردار سے کچھ کم نہیں یافرمایا کہ مردار لوٹ مار کے مال سے کچھ کم نہیں ہے۔

درج بالا احادیث سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاهدین اسلام کو مال غیمت کے حصول سے تدریج اور کاتھا پہلے آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاهدین کو بتایا کہ جو مال غیمت وصول کرے گا تو اس کو دو تھائی ثواب کم ملے گا اس سے مجاهدین کے ذہن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آگیا کہ اگر ہم مال غیمت وصول کریں گے تو ہمیں جہاد کا پورا اثواب نہیں ملے گا اس کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ایک شخص

### القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوات نبوی میں مال غیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (۱۶۲)

نے پوچھا کہ ایک شخص خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور کچھ دنیاوی فائدہ بھی چاہتا ہے تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جہاد کرتا ہے اور تھوڑا سا بھی مال غیمت بھی وصول کر لیتا ہے تو اس کو جہاد کا ثواب نہیں ملے گا جہاد کا ثواب صرف اسی کو ملے گا جو زرا بھر بھی مال غیمت وصول نہ کرے گا اس کے بعد آپ نے مجاهدین کو مال غیمت سے عملاروکا آپ نے پکتے ہوئے گوشت کو جب کہ وہ ابال کھارہاتھا اللادیا اور سارے گوشت کو خاک میں ملا دیا حالانکہ اس وقت مجاهدین سخت بھوک کی حالت میں تھے درج بالا احادیث سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تدریج مسلمانوں کو مال غیمت کے حصول سے روکا پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو زبان سے روکا اس کے بعد آپ نے ہاتھ سے مسلمانوں کو اس کام سے روکا تھا۔

#### پیغمبر اسلام کے جہاد کے مقاصد:

۱۔ پیغمبر اسلام کے غزوات اور سرایا کا مقصد قتل و غارت اور لوٹ مار ہرگز نہ تھا زیادہ تر غزوات و سرایا کا مقصد دفاع تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نازک موقع پر اگر دفاع کی کوشش نہ کرتے تو

کفار مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیتے۔

کچھ سریے مختلف مقامات پر اس مقصد کے لیے بھیجے جاتے تھے کہ دشمن کی نقل و حرکت سے اندازہ لگا کر موثر اقدامات کئے جائیں ان دستوں کے بھیجنے کا مقصد حملہ یا لوٹ مانہیں ہوتا تھا کیونکہ اکثر دستوں میں دس بارہ آدمیوں سے زیادہ نہیں ہوتے تھے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اتنے کم آدمی لڑنے والوں نے کیلئے نہیں بھیجے جاتے ان دستوں کے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ جب کوئی مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کرے تو فوراً خبر مل جائے اور جہاد کی تیاری کر لی جائے اکثر سرایا اسی قسم کے تھے اس لئے مثال کے طور پر چند سرایا کا ذکر کرتے ہیں۔

سریے غطفان کا سبب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی کہ قبیلہ بنو ثعلبة اور مغارب کی ایک فوج ذو امر میں اس غرض سے جمع ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حملہ کرے اس فوج کو ایک شخص نے فراہم کیا جس کا نام دعشور ہے۔ (۳۸)

سریے ابو سلمہ کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر لگی کہ طلحہ اور سلمہ دونوں اپنی قوم اور پیراؤں کو لے کر رسول اللہ سے لڑنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ (۳۹)

سریے عبد اللہ بن انبیس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ غور بغلی سفیان بن خالد اپنے قبیلہ کو اور باہر کے لوگوں کو آنحضرت سے لڑنے کے لیے جمع کر رہا ہے۔ (۴۰)

القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوہ بنوی میں مال نیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقيیدی جائزہ (۱۶۳)

غزوہ ذات الرقائع کی وجہ یہ تھی کہ ایک جاسوس نے صحابہ کو اطلاع کی کہ انہما اور غلبہ وغیرہ مسلمانوں سے لڑنے کے لئے فوجیں جمع کر رہے ہیں۔ (۲۱)

غزوہ دو متہ الجندل کے بارے میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آله وسلم کو خبر ملی کہ دو متہ الجندل میں ایک گروہ کیش جمع ہے اور مدینہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ (۲۲)

غزوہ مریضع کے بارے میں ہے کہ قبیلہ بنو مصطفیٰ جو خزادم کی شاخ ہے اور یہ لوگ بنو منج کے حلیف ہیں اور ان کا سردار حارث بن ضرار تھا وہ اپنی قوم کو اور نیز اور لوگوں کو جو اس کے قابو میں تھے لے کر چلا اور لوگوں کو رسول اللہ سے لڑنے کی دعوت دی اور لوگوں نے منظور کی۔ (۲۳)

سری یافدک کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ بنو سعد فدک میں یہود خیبر کی مکہ کیلئے فوج جمع کر رہے ہیں۔ سری یہ بشر بن سعد کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہؐ کو خبر پہنچی کہ غطفان کا ایک گروہ مقام جناب میں جمع ہے اور ان سے عینیہ بن حصن نے وعدہ کیا ہے کہ ان کے ساتھ مل کر رسول اللہؐ پر حملہ آور ہوگا۔ (۲۴)

سری یہ عرب بن العاص کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہؐ کو خبر ملی کہ قضا عما کا ایک گروہ اس لیے جمع ہے کہ رسول اللہؐ کی طرف بڑھے۔

۳۔ کچھ سریے اس مقصد کے لئے روانہ کئے جاتے کہ قریش کی تجارت کی روک ٹوک ہوتا کہ وہ مجبور ہو کر مسلمانوں سے صلح کا معاهدہ کریں اور مسلمانوں کو حج و عمرہ کی اجازت دیں۔ اصل فساد کی جڑ قریش کے تھے جنگ احمد میں صرف قریش مکہ نے مسلمانوں سے جنگ نہیں کی بلکہ ان کے ساتھ کئی اور قبائل بھی تھے۔ جنگ خندق کے موقع پر تو عرب کے بہت سے قبائل مسلمانوں کو ختم کرنے کیلئے تحدہ ہو کر مدینہ پر حملہ کرنے کیلئے آئے تھے اور یہودی قبائل بھی قریش کے ساتھ مل گئے تھے۔ پیغمبر اسلام نے جن جن قبائل کی طرف جنگ کی پیش قدمی کی تھی وہ پہلے مسلمانوں کے خلاف قریش مکہ کے ساتھ تھے اور انہوں نے مسلمانوں کے خلاف پہلے پیش قدمی ضرور کی تھی ان قبائل کو ان کی شرارت کی سزا دینے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آله وسلم نے پیش قدمی کی تھی اسی روک ٹوک کی وجہ سے قریش صلح کرنے پر مجبور ہو گئے آخر کار مسلمانوں اور قریش میں صلح حدیبیہ طے پایا اس کے بعد مسلمان قریش کے تجارتی قالوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کرتے تھے صلح حدیبیہ کی رو سے مسلمانوں کو چند شرائط کی بنیاد پر حج کی اجازت مل گئی۔

### القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوہات بیوی میں مال نفیت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تنقیدی جائزہ (۱۶۴)

۳۔ پیغمبر اسلام کے غزوات و سرایا کا مقصد مشرکین مکہ اور مشرکین اہل عرب کے ظلم و ستم سے نجات حاصل کرنا تھا اگر مسلمان سہم کر بیٹھ جاتے تو مشرکین اہل عرب کے ظلم و ستم سے کیسے نجات حاصل کرتے پیغمبر اسلام کے جہاد کے ذریعے نہ صرف مسلمانوں کو ظلم و ستم سے نجات حاصل ہوئی بلکہ پورے عرب میں ظلم و ستم اور لوٹ مار کا خاتمہ ہو گیا۔ پیغمبر اسلام کے غزوات و سرایا کا مقصد تجارت کی آزادی، امن و امان اور مشرکین مکہ اور مشرکین اہل عرب کے ظلم و ستم سے نجات حاصل کرنا تھا اس کی وضاحت کے لیے صرف دو تین مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

سریہ زید بن حارثہ کی وجہ یہ ہے تھی کہ حضرت زید مال تجارت لے کر شام گئے تھے واپسی پر جب وادی قریٰ کے قریب پہنچ گئی تو بنو فرارہ کے لوگوں نے آکران کو مارا پیٹا تمام مال و اسباب لوٹ لیا آنحضرت نے ان کی سرکوبی کے لیے ہوڑی سی فوج بھیجی جس نے ان لوگوں کو سزا دی۔ (۲۵)

۶۔ ہجری میں اس واقعہ سے پہلے آنحضرتؐ نے حضرت وحیہ کلبیؓ کو خط دے کر قیصر کے پاس بھیجا تھا۔ واپسی پر جب حضرت وحیہ کلبیؓ ہمی پہنچ گئی تو بید نے چند آدمیوں کے ساتھ ان پر ڈاکہ ڈالا جو کچھ ان کے پاس تھا سب کچھ چھین لیا بدن کے کپڑے بھی چھین لیے آنحضرتؐ نے اس کے تدارک کیلئے حضرت زیدؑ کو بھیجا۔ (۲۶)

غزوہ دومنہ الجدل کی وجہ یہ ہے تھی کہ آنحضرتؐ گو خبر می کہ دومنہ الجدل جو مدد یہہ منورہ سے شام کی جانب پندرہ منزل پر ہے ایک بڑا گروہ جمع ہو گیا ہے جوتا جروں کو ستاتا ہے اس کے تدارک کیلئے آپؐ خود تشریف لے گئے لیکن وہ لوگ منتشر ہو گئے تھے آپؐ نے چند روز تک وہاں قیام کیا اور ان لوگوں کی سرکوبی کیلئے تمام اطراف میں فوج کی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں بھیجنے لیں۔ (۲۷)

غزوہ غابہ کے بارے میں ہے کہ ۶ ہجری میں قبیلہ فزارہ کی آبادی میں قحط پڑا عینیہ بن حسن جو یہاں کارکنسیں تھا آنحضرتؐ نے اس کو اسلامی حدود میں مویشی چرانے کی اجازت دی لیکن ۶ ہجری میں اسی عینیہ نے غابہ پر جو مدد یہہ کی چراگاہ تھی حملہ کیا اور آنحضرتؐ کی بیس اونٹیاں لوٹ لیں اس چراگاہ کے محافظ حضرت ابوذر کے بیٹے قتل کر دیا۔ (۲۸)

۵۔ پیغمبر اسلام کے غزوات و سرایا کا سب سے بڑا مقصد پوری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنا تھا اسلام کی تبلیغ کیلئے ضروری تھا کہ ہر طرف امن و امان ہوا اور کوئی اسلام کی اشاعت میں رکاوٹ نہ بنے چونکہ عرب میں امن و امان نہ تھا دعوت اسلام کیلئے جو مسلمان جاتے تھے ان کی زندگیاں خطرے میں ہو

### القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوات بنوی میں مال نہیت اور عاد الدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (۱۶۵)

تی تھیں بلکہ کئی صحابہؓ کو شہید بھی کیا گیا سریہ بزر معونہ کے بارے میں ہے کہ صفر ۷ ہجری میں آنحضرتؐ نے ستر داعیان اسلام کی جماعت قبیلہ کلاب میں رئیس قبیلہ کی دعوت پر اشاعت اسلام کیلئے بھیگی گئی لیکن بزر معونہ کے قریب قبائل رعل و ذکوان نے تمام صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ (۲۹) سریہ مرشد و غزہ بنی الحیان کے بارے میں ہے کہ بنو الحیان نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ اسلام کی اشاعت کیلئے ہمارے پاس ایک جماعت بھیجیں۔ آنحضرتؐ نے دس صحابہؓ کو اسلام کی اشاعت کیلئے ان کے ساتھ روانہ کیا۔ صحابہؓ کی اس جماعت میں حضرت عاصمؓ اور حضرت خیب بھی شامل تھے رجع کے مقام پر بنو الحیان نے ان پر حملہ کیا ایک صحابی کے علاوہ سب کو شہید کر دیا ۷ ہجری میں بنو الحیان کی تعریر کیلئے مہم بھی گئی لیکن کامیابی نہ ہوئی کیونکہ وہ سن کر بھاگ گئے تھے۔ (۵۰)

سریہ کعب بن عمیرؓ کے بارے میں مختصر ایہ ہے کہ آنحضرتؐ نے ربیع الاول ۸ ہجری میں حضرت کعب بن عمیر غفاریؓ کو پندرہ آدمیوں کی جماعت کے ساتھ دعوت اسلام کیلئے ذات اطلاح کی طرف بھیجا صحابہؓ نے ان کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے صحابہؓ پر حملہ کر دیا یہ جماعت بھی کل کی کل شہید ہوئی سوائے ایک صحابہؓ کے جنہوں نے مدینہ میں آکر اطلاع دی۔ (۵۱)

پنجبر اسلام کے غزوات و سرایا کا سب سے بڑا مقصد پوری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنا تھا خلافتے راشدین کے دور میں اسلام کہیں سے کہیں پھیل گیا تھا۔

### حاصل کلام:

عرب کے جن قبائل سے مسلمانوں کے غزوات و سرایا ہوئے وہ تمام قبائل قریش مکہ کے جدی اور شخص واحد الیاس بن مضری کی اولاد تھے آنحضرتؐ کے ساتھ جن قبائل کے غزوات و سرایا ہوئے وہ آنحضرتؐ کے جدی بھائیوں کے غنیض و غصب کی وجہ سے تھا۔ اہل مکہ کے ساتھ مسلمانوں کا پہلا غزوہ بدر تھا اس کے لیے یہ جانا ضروری ہے کہ غزوہ بدر میں مسلمانوں کے خلاف قریش کی کن کن قبائل نے مدد کی تھی۔ قریش مدینہ پر حملہ کرنے میں تذبذب کا شکار تھے سراقد بن مالک جو اس علاقے کا سردار تھا جب اسے پتہ چلا کہ قریش ہماری وجہ سے مسلمانوں کے خلاف جنگ نہیں کر رہے سراقد کے پاس گیا ان سے دوبارہ معاهدہ کیا اور ان کو مدد کی یقین دہانی کرائی۔ الاحابیش اور بنو مصطفیٰ بھی سراقد کے ساتھ اس معاهدہ میں شامل تھے مسلمانوں کے ساتھ قریش کی پہلی جنگ میں بھی الاحابیش اور بنو مصطفیٰ قریش کے ساتھ عملی طور پر شامل تھے۔ الاحابیش وہی بن کنعانہ ہیں احابیش میں بنو نضر، بنو مالک اور مظہبین شامل ہیں بنو مصطفیٰ میں بنو تمیم، بنو کلب، بنو قصیٰ، بنو هم،

### القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوہ نبوی میں مال ثیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقدیمی جائزہ (166)

ب عمرہ، بنجح بونصیص وغیرہ شامل ہیں جب بدر میں قریش کو نکست ہوتی تو سراحت کو بہت افسوس ہوا کہ اس نے مسلمانوں کے خلاف قریش کی پوری مدد کیوں نہ کی چنانچہ اس کی تلافی کرنے کے لیے غزوہ احد میں سراحت عملاً جنگ میں شامل ہوا غزوہ احد میں قریش کا شکر تین ہزار فراد پر مشتمل تھا اس لشکر میں قریش صرف ایک ہزار کی تعداد میں تھے باقی دو ہزار باتی قبائل کے تھے جو الیاس بن مضر کی اولاد ہیں غزوہ احد میں قریش کے ساتھ بونصطلن بنو ہون بنو خزیمہ اور بنو قیف شامل تھے۔ وہ قبائل جنہوں نے غزوہ احد میں قریش کی مدنه کی تھی غزوہ خندق کے موقع پر مسلمانوں کے خلاف تمام قبائل قریش کے ساتھ شامل تھے بنسیم، بنو سدر، بنو مرہ، بنو شیخ، بنو خطفان، بن عیس، بنو دیان، بنو العشراء، بنو سعد، بنو حشر، بنو شیع، بنو فوارہ، یہودا نبیر و نواحی فدک دام القمری اور قبیله ہوازن یہودا نبوقریظہ نے قریش کو آلات کشیرہ سے اور عملاً بھی امدادی تھی ان تمام قبائل کے فریق بن جانے کے بعد ہر ایک کے لیے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں نے اسی وجہ سے ان قبائل کے خلاف بعد میں طاقت کا مظاہرہ کیا تھا بعد کے تمام غزوہات و سرایا کی یہی وجہ تھی کہ انہوں نے غزوہ احد اور غزوہ خندق میں مسلمانوں پر حملہ کیا تھا غرض کوئی قبیله ایسا نہیں تھا جن پر مسلمانوں نے حملہ کرنے میں پہلی کی ہو جب انہوں نے بار بار حملے کیے تب آنحضرت نے ان کے جواب میں ان کے خلاف کارروائی کی اہل مکہ جنہوں نے مسلمانوں کو طرح طرح کی اذیتیں دیں ان کی جائیدادیں ان کے گھر، ان کے مال سب کچھ لوٹ لیے پھر بھی مسلمانوں کو سکون کا سانس نہ لینے دیا اب ان حالات میں مسلمان کیا کرتے کیا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہتے اگر اس وقت مسلمان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہتے تو کافر مسلمانوں کا نام و نشان بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیتے آنحضرت نے دس سالہ مدنی دور میں مختصر جانی و مالی نقصان کے بعد عرب میں امن و امان قائم کیا وہ لوگ جو ڈاکو اور ہزن تھے وہ لوگوں کے محافظ بن گئے آنحضرت کی یہ بشارت پوری ہو گئی جس میں آنحضرت نے عدی سے فرمایا تھا کہ اگر تم زندہ رہو گے تو دیکھو گے کہ حیرہ سے ایک پردہ نشین عورت چل کر خانہ کعبہ کا طواف کرے گی۔ اور اس کو خدا کے سوا کسی کا خوف نہ ہو گا عدی کے دل میں یہ بات ہٹکتی تھی کہ آخر قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہو جائے گا جنہوں نے تمام ملک میں آگ لگا رکھی ہے لیکن عدی کا بیان ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ حیرہ سے ایک پردہ نشین عورت تھا چل کر آتی ہے اور خانہ کعبہ کا طواف کر کے واپس جاتی ہے اور اس کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔

حضرت خباب بن ارت فرماتے ہیں کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ آپ

القلم... جون ۲۰۱۳ء، غزوات نبوی میں مال نیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تنقیدی جائزہ (167)

اللہ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے اس پر آپ نے ان کو صبر کی تاکید کی اور اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم دین کامل ہوگا یہاں تک کہ سوار صنعتے حضرموت تک چلا جائے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈرلنہ ہوگا اور نہ کوئی شخص اپنی بکریوں کے لیے بھیریے کا خوف کرے گا تم بہت جلدی کرتے ہو آنحضرتؐ کی یہ بشارت پوری ہوئی ہر طرف امن و امان قائم ہوا، انصاف کا بول بالا ہوا لوگوں کو ظلم و ستم سے نجات ملی سودا کا خاتمہ ہوا اسلام کہیں سے کہیں تک پھیل گیا غرض کہ ایسا مثالی اسلامی معاشرہ قائم ہوا جس کی مثال تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔

### حوالہ جات و حوالی

- 1 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 2 www.muhammadadanism.org
- 2 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 3
- 3 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 5
- 4 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 6
- 5 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 7
- 6 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 71:19 القرآن: مریم
- 7 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 12
- 8 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 17
- 9 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 18
- 10 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 21
- 11 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 22
- 12 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 22 www.wikipedia.org
- 13 لاہر، عمال الدین، واقعات عمادیہ، ص 11 Life of Muhammad
- 14 لاہر، عمال الدین، تحقیق الایمان، مشن پریس ال آباد، 1870، ص 11
- 15 لاہر، عمال الدین، تحقیق الایمان، مشن پریس ال آباد، 1870، ص 46
- 16 لاہر، عمال الدین، تحقیق الایمان، مشن پریس ال آباد، 1870، ص 58
- 17 لاہر، عمال الدین، تحقیق الایمان، مشن پریس ال آباد، 1870، ص 140

القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ نبوی میں مال ثیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقيیدی جائزہ (168)

- 19- لاہر، عمال الدین، آثار قیامت، مطبع آفتاب لاہور، 1870، ص 3
- 20- لاہر، عمال الدین، آثار قیامت، ص 3
- 21- لاہر، عمال الدین، آثار قیامت، ص 24
- 22- www.wikipedia.org
- 23- شبی نعمانی، سیرت النبی، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، س، ن، ج اول، ص 545
- 24- پرانا عہد نامہ، کتاب استثناء، باعیل سوسائٹی انارکلی بازار لاہور، 1993، باب 20، آیت 10-14
- 25- پرانا عہد نامہ، کتاب گنتی، باعیل سوسائٹی انارکلی بازار لاہور، 1993، باب 31، آیت 7-10
- 26- ابن سعد، طبقات ابن سعد، مترجم عبداللہ العمادی، نقیس اکیڈمی کراچی، 1983، ج اول، ص 438
- 27- ابن جریر طبری، ابو جعفر محمد بن جریر، تاریخ الامم والملوک، مترجم سید محمد ابراہیم، نقیس اکیڈمی کراچی، س، ن، ج اول، ص 405
- 28- ابن جریر طبری، ابو جعفر محمد بن جریر، تاریخ الامم والملوک، مترجم سید محمد ابراہیم، نقیس اکیڈمی کراچی، س، ن، ج اول، ص 406
- 29- البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع اصحاح، کتب خانہ دارالاشراعت کراچی، 1981، ج دوم، حدیث 492
- 30- ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 458
- 31- ابو داؤد سلیمان بن اشعت، سنن ابی داؤد نعمانی کتب خانہ لاہور، 1987، ج اول، کتاب الجہاد، باب 858، حدیث 352
- 32- ابو داؤد سلیمان بن اشعت، سنن ابی داؤد نعمانی کتب خانہ لاہور، 1987، ج اول، کتاب الجہاد، باب 352، حدیث 857
- 33- ابو داؤد سلیمان بن اشعت، سنن ابی داؤد نعمانی کتب خانہ لاہور، 1987، ج دوم، باب 282، حدیث 745
- 34- ابو داؤد سلیمان بن اشعت، سنن ابی داؤد نعمانی کتب خانہ لاہور، 1987، ج سوم، کتاب الادب، حدیث 1645
- 35- البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع اصحاح، مترجم علامہ حسین بن مبارک، کتب خانہ

القلم... جون ۲۰۱۳ء غزوہ نبوی میں مال ثیمت اور عادالدین پادری کے نقطہ نظر کا تقيیدی جائزہ (169)

- دارالاثر انت کراچی، 1981، ج ۴، کتاب الجہاد، حدیث 44
- 36۔ مسلم، ابو الحسین بن جاج القشیری، الجامع الصحیح، فرید بک شال اردو بازار لاہور، 2005،
- ج چھم، کتاب الامارہ، حدیث 4925
- 37۔ ابو داؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، نعمانی کتب خانہ لاہور، 1987، ج ۴، کتاب
- ب الجہاد، باب 393، حدیث 933
- 38۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 335
- 39۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 349
- 40۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 350
- 41۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 360
- 42۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 361
- 43۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 362
- 44۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 415
- 45۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 389
- 46۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 387
- 47۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 362
- 48۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 380
- 49۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 352
- 50۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 355
- 51۔ ابن سعد، طبقات ابن سعد، ج اول، ص 421